"بدنظری آنکھوں کا زنا ہے"

حضرت حکیم الامت مجدد ملت مولانا اشرف علی تھانوی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کے غیر محرم عورت یا مرد (خوبصورت نوجوان) سے کسی قسم کا تعلق رکھنا خواہ اس کو دیکھنا یا اس سے دل خوش کرنے کے لئے باتیں کرنا یا تنہائی میں اس کے پاس بیٹھنا، اس کے دل کو خوش کرنے کے لئے اپنے لباس کو سنوارنا اور کلام کو نرم کرنا. میں سچ عرض کرتا ہوں کے اس تعلق سے جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور جو مصائب پیش آتے ہیں ان کو میں تحریر کے دائرہ میں نہیں لا سکتا.

عشق مجازی عذاب الہی ہے. جس طرح دوزخ میں زندگی اور موت کے درمیان انسان پریشان ہوگا (لا یموت فیھا ولا یحیی) اسی طرح بدنظری کے بعد انسان عشق مجازی میں مبتلا ہوکر تڑپتا رہتا ہے، سکون کی نیند سے بھی محروم ہوجاتا ہے، دین اور دنیا دونوں تباہ ہو جاتے ہیں اور آخر کار پاگل خانہ میں داخلہ ہوتا ہے. پاگل

خانے میں آج کل نوے (۹۰) فیصد عشق مجازی کے مریض ہیں جو وی سی آر، سینما، ٹی وی، ناول پڑھ کر پاگل ہوئے ہیں.

بدنظری کے بعد عشق مجازی میں مبتلا ہوکر اگر گناہ کی نوبت آئی تو فاعل اور مفعول دونوں ہمیشہ کے لئے ذلیل ہوجاتے ہیں، کبھی ایک دوسرے سے نظر نہ ملا سکیں گے. بدنظری لعنتی فعل بھی ہے. بدنظری کرنے والے پر حضور صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا ہے: لعن اللہ الناظر والمنظور الیہ ، جس کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ لعنت فرماتے ہیں بدنظری کرنے والے پر اور جو بدنظری کی دعوت دے یعنی بے پردہ پھرے اس پر بھی.

محدث عظیم ملا علی قاری رحمت اللہ علیہ نے عجیب بات فرمائی کے حیا اور شرم کیا چیز ہے، حیا کی حقیقت کیا ہے ؟ کیسے معلوم ہو کہ یہ بندہ شرم والا ہے، بے حیا، بے غیرت اور کمینہ نہیں ہے ، تو فرماتے ہیں: حیا کی حقیقت یہ ہے کے اللہ اپنے بندہ کو اپنی نافرمانی میں مبتلا نہ دیکھے. بس یہ بندہ حیا والا ہے اور جو بندہ گھدے کی طرح کسی عورت کو دیکھ رہا ہے، نمک حرامی کر رہا ہے، وہ نبی صل اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی بددعا لے رہا ہے، کیا اسکو یہ معلوم نہیں کہ اسکو اللہ دیکھ رہا ہے. وہ جہاں بھی ہے اللہ اسکے ساتھ ہے. اللہ جل جلالہ اس کی نظر کو دیکھ رہے ہیں کہ یہ ظالم کیا گندے خیالات اپنے دل میں پکا رہا ہے. اللہ تعالیٰ اس کی نظر بازی کو دیکھ رہے ہیں کے ظالم میں نے تجھے آنکھیں دیں، اور آنکھوں میں روشنی ڈالی اور تو کسی کی بیٹی، کسی کی بہن، کسی کی ماں کو دیکھ رہا ہے اور لڑکوں کو، میرے اولیاء کو، مسلمانوں کو بری نظر سے دیکھ رہا ہے اور اگر اولیاء نہیں ہیں تو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد تو ہیں اور
پیغمبر کی اولاد کو بری نظر سے دیکھنا انبیاء علیہ السلام کا دل دکھانا ہے.

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمدؒ اختر صاحب رحمت اللہ علیہ کا شعر ہے:

جس پہ ہوتا ہے فضلِ رحمانی
ترک کرتا ہے کارِ شیطانی

اللہ کی رحمت کی علامت ہے کہ جس کو گناہوں سے بچنے کی توفیق ہوجائے، اگر کوئی پوچھے کہ بھائی آپ پر آج کل اللہ کی رحمت ہے کہ نہیں ؟ تو حضور پاک صل اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: (اللھم ارحمنی بترک المعاصی)، اللہ کے نبی صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا ہے جس کا مفہوم ہے کہ اے اللہ ! ہم پر وہ رحمت نازل فرما جس سے ہم گناہ چھوڑ دیں، معلوم ہوا جو گناہ سے بچتا ہے وہ اللہ کی رحمت کے سائے میں ہے، یہ علامت دیکھ لیں کے ہمارے اندر ہے کے نہیں ؟ جس پر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کا سایہ فرماتے ہیں تو اس کو اپنی دوستی کے اعمال بھی دیتے ہیں، اسے بدنظری اور عشق مجازی کی تباہ کاریوں سے بچنے کی توفیق بھی دیتے ہیں، اسے غیرت و حیا بھی دیتے ہیں.

جو شخص نظر کی حفاظت نہیں کر سکتا اسکو چاہیے کے اللہ کا رزق کھانا اپنے اوپر حرام کرلے، کیوں کے جس رزق کو کھا کر خون بنا اور خون سے آنکھ میں روشنی آئی، اسی روشنی کو غلط استعمال کرنا اللہ جل جلالہ کی نا شکری ہے.

حلاوت بصارت قربان کرنا، حلاوت بصیرت پانے کا آسان طریقہ ہے. اگر کوئی کہے کہ نظر بچانے سے تکلیف ہوتی ہے تو اللہ کی راہ میں جو تکلیف پہنچے گی تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو نظر بچائے گا ہم اس کو آنکھ کی مٹھاس کے بدلے دل کی مٹھاس دیں گے. جب آنکھ کو حرام مزہ نہیں لینے دیا تو اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں کہ اس بندہ نے آنکھ کی مٹھاس مجھ پر فدا کی، میں اس کو دل کی مٹھاس دوں گا، حلاوت ایمانی دوں گا. مفہوم ہے کہ اللہ جل جلالہ اس کو ایسا ایمان دے گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں پا جائے گا.

نظر بازی کے لئے کبھی ادھر دیکھنا، کبھی ادھر دیکھنا، دل میں چین نہیں رہتا، ہر وقت دل بے چین رہتا ہے. زبان پر کباب مگر دل پر عذاب ہوتا ہے. نظر بازی کرنے والے پر اللہ کی لعنت برستی ہے. مشکوۃ شریف کی روایت کا مفہوم ہے. اللہ جل جلالہ لعنت کرے اس پر جو اپنی نظر نہیں بچاتا، بدنظری کرنے والے کو بدنظری کے وقت شرم نہیں آتی کہ اللہ جل جلالہ دیکھ رہا ہے. بخاری شریف کی حدیث پاک ہے (زنا العین النظر). جس کا مفہوم ہے بدنظری آنکھوں کا زنا ہے. اے آنکھوں کا زنا کرنے والوں! ہوشیار ہوجاؤ، تم اس وقت تک اللہ کے ولی نہیں

ہوسکتے جب تک کے تم اپنی نظروں کی حفاظت نہیں کر لیتے. ولی اللہ بننے کا خواب دیکھنا، اللہ کا دوست بننے کا خواب دیکھنا اور اللہ ہی کے بندوں کو بری نظر سے دیکھنا یہ کیسا عشق ہے مولا سے ؟ اگر کوئی کسی کی بیٹی یا بیٹے کو بری نظر سے دیکھے تو اس کا ابّا ایسے شخص کو اپنا پیارا دوست بنائے گا ؟ تو جو ربّا کے بندوں سے بدنظری کرتا ہے وہ ربّا کا پیارا بننے کی توقع کر سکتا ہے ؟

اس زمانہ میں آنکھوں کے ذریعہ سے امّت کے قلب میں اس قدر گندگیاں آرہی ہیں کے ان کے دلوں میں غیر اللہ بس گیا ہے نیٹ، کیبل، فحش فلموں، فحش کارٹونز کی صورت میں. جو کوئی بے پردہ نا محرم کو دیکھے گا اور حرام مزہ لے گا اس کو مولا یاد رہے گا ؟ قرآن پاک کی آیت کا مفہوم ہے کے ہمارا کوئی ولی نہیں سوائے اس کے جو گناہ نہیں کرتے. اس سے ظاہر ہوا کے انسان لاکھ تہجد پڑھ لے، لاکھ تسبیحات پڑھ لے مگر وہ اس وقت تک اللہ کا ولی نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ گناہ نہ چھوڑ دے اور اپنے تمام گناہوں سے سچی توبہ نہ کرلے. صرف ایک بدنظری سے انسان اپنی سالوں کی عبادت کا نور جلا کر خاک کردیتا ہے. مگر دین

میں مایوسی کہاں ہے ؟ کامل توبہ کرکے اس نور کو پہلے سے بھی تیز کیا جاسکتا ہے کہ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد رکھتا ہو.

جو مسلمان ہر وقت نظر بچانے کا غم اٹھائے، کیا اللہ کے راستہ میں اتنا بڑا غم اٹھانے والا اللہ کا ولی نہیں ہوگا ؟ کیا اللہ کو اپنا بندہ پر رحم نہیں آئے گا ؟ اللہ جل جلالہ قرآن پاک میں سورة نور میں فرما رہے ہیں جس کا مفہوم ہے کہ اے محمدؐ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان والوں سے فرما دیجئے کہ اپنی نظر کو بچائیں. قرآن پاک میں اللہ کا حکم واضح ہے تمام مسلمان مرد اور عورتوں کے لئے، جو بھی اس حکم کی نافرمانی کرے گا اس پر سے اللہ اپنی رحمت کا سایہ ہٹا لیتا ہے. چند منٹ کے حرام مزہ کے خاطر اللہ کا نا فرمان بن جاتا ہے اور اپنی جان حرام عشق اور لیلیٰ پر فدا کرتا ہے بجائے مولا پر فدا کرنے کے، یہ نہیں سوچتا کہ ایک دن یہ حسینیں گلنے والی، سڑنے والی ہیں. اور یہی حسینیں سڑی ہوئی ہوا بھی کھولتی ہیں. کیا انہیں حسینوں کے ۵۰ دستوں کی بدبو اچھی لگے گی ؟ کیا انہیں حسینوں کا حسن جب بڑھاپے میں دانت ٹوٹ جائینگے اچھا لگے گا ؟ تو کیا جو حسن ختم ہونے والا ہے قبر میں اترنے والا ہے اس پر جان فدا کرنی چاہیے یا پھر خالق حسن پر ؟ اگر بدنظری

کرتے وقت اللہ جل جلالہ آنکھوں کی دی ہوئی روشنی ہی چھین لے تو کیا کوئی انسان بدنظری کر سکتا ہے ؟ تو جس نے آنکھوں جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی اسکا شکر ادا اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ ہر سانس ہر لمحہ بدنظری سے بچا جائے.

حفاظت نظر پر حسن خاتمہ کا وعدہ ہے. جب نظر کی حفاظت سے حلاوت ایمانی ملے گی تو پانچ نعمتیں اس کے ساتھ خودبخود آجائیں گی، مشکوۃ شریف کی شرح مرقاۃ میں ہے جس کا مفہوم ہے کے جس کو نظر بچانے پر حلاوت ایمانی ملی، اس کو ایک دولت تو یہ ملے گی کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا. ملا علی قاری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ جس کو ایمان کی مٹھاس دے گا پھر کبھی واپس نہیں لے گا. یہ شاہی عطیہ ہے، بادشاہ کو اپنا عطیہ واپس لیتے ہوئے حیا آتی ہے. ملا علی قاری رحمت اللہ علیہ نے فرمایا کے اس میں یہ بشارت ہے کہ جس کو ایمان کی یہ مٹھاس ملے گی اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ.

اسی طرح مسواک کرنے والے کے لئے بھی حسن خاتمہ کی بشارت ہے، مسواک کرنے والوں کو جب موت آئے گی تو اللہ تعالیٰ ان کو کلمہ یاد دلادے گا. کیوں ؟

اس لئے کہ مسواک سے خوشبو رہتی ہے، بدبو نہیں رہتی، تو رحمت کے فرشتوں کا آنا اور کلمہ یاد دلانا اس کے لئے آسان ہوگا. سگریٹ کو اسی لئے منع کیا جاتا ہے کہ منہ بدبودار ہوجاتا ہے، نام بھی کتنا برا ہے، سگ فارسی میں کتے کو کہتے ہیں اور ریٹ معنی چوہا. نام ہی کتنا خراب ہے. منہ کو بدبودار کرنا گویا فرشتوں کو دور کرنا ہے، انھیں بدبو سے نفرت ہے.

صرف ایک مرتبہ مضبوط ارادہ کرنے کی دیر ہے. فرض، واجب اور سنّت مؤکدہ کے علاوہ چاہے کوئی نفل نہ بھی پڑھے لیکن ایک سانس بھی اللہ کو ناراض نہ کرے، نظر بچائے، نظر بچانے اور گناہ نہ کرنے کا غم اٹھائے، پھر دیکھئے کہ ایسے اللہ کے ولی بنیں گے کہ ہاتھ میں تسبیح بھی نہیں ہوگی مگر سارے عالم کو اس شخص کا کوئی بھی مثل نظر نہیں آئے گا. لیلاؤں کا حسن عارضی حسن ہے. ایک دن فنا ہوجانا ہے. جب یہی لیلاؤں کی عمر اسی سال ہوگی، گال پچک جائیں گے، دانت باہر نکال کر ٹوتھ پیسٹ کر رہی ہونگیں، کالی زلفیں سفید ہوجائیں گی، اور آخر میں کیا ہوتا ہے کے کمر ٹیڑھی ہوجاتی ہے.

کمر جھک کے مثل کمانی ہوئی
کوئی نانا ہوا کوئی نانی ہوئی

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمدؒ اختر صاحب رحمت اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ آپ جس کام سے مالک ناخوش ہو اس کام کو نہ کرو، اس غم میں آپ کو اللہ نہ ملے تو کہنا کہ اختر اس جنگل میں کیا کہ رہا تھا.

اب حلاوت ایمانی کے ساتھ ملنے والی پانچ نعمتیں سن لیجئے. محدث عظیم ملا علی قاری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کے دل میں ایمان کی مٹھاس آتی ہے تو اس کو پانچ نعمتیں مستزاد ملتی ہیں وہ یہ کہ اس کو عبادت میں مزہ آنے لگتا ہے. اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کو حرام خواہشات پر مقدم رکھنے لگتا ہے. اللہ جل جلالہ اور رسول اللہ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنے کے لئے ہر تکلیف اٹھانے لگتا ہے. ہر مصیبت میں اللہ پر راضی رہتا ہے. اس کو رضا بلقضاء یعنی اخلاص سے بھی اونچا مقام نصیب ہوجائے گا.

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمت اللہ علیہ نے فرمایا، جس مجلس میں، جس تقریب میں نا فرمانی ہورہی ہو، چاہے وہ ولیمہ کی دعوت ہو یا شادی بیاہ کی یا کوئی جلسہ ہو غرض کسی قسم کی کوئی بھی تقریب ہو اگر وہاں شریعت کے خلاف کوئی کام ہورہا ہو مثلا مرد اور بے پردہ عورتیں آپس میں مل جل رہے ہوں، فوٹو کھنچ رہے ہوں یا مووی بن رہی ہو تو ایسی تقریب میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے. محدث عظیم ملا علی قاری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (لایجوز الحضور عند مجلس فیہ المحظور) ایسی مجلس میں جانا جائز نہیں جس میں شریعت کے خلاف کوئی کام ہو رہا ہو.

اس میں دوسری صورت یہ ہے کہ تقریب تو شریعت کے موافق ہو مثلا دعوت ولیمہ ہو اور اس میں شریعت کے مطابق خواتین کے پردہ کا بھی اہتمام ہو لیکن جب کھانا کھانے بیٹھے تو بعض لوگوں نے غیبت شروع کردی، لہذا اب ایسی جگہ سے فرار اختیار کرنا چاہیے. غیبت سننا حرام ہے، اب وہاں سے فورا اٹھ جانا واجب ہے، یہ نہیں کہ مرغی کی ٹانگ پلیٹ میں رکھ چکے ہیں اب کھا ہی لیں تب اٹھیں گے. نہیں. ایک منٹ بھی دیر کردی تو گنہگار ہوگے، یہ کہ کر فورا اٹھیں

کہ اب غیبت شروع ہوگئی، اگر آپ غیبت بند کرتے ہیں تو ٹھیک ہے ورنہ ہم جاتے ہیں۔ (اقتباس از مواعظ اختر، نشہ معصیت کا فریب)

منجانب: احقر، محمدؐ منیر حسن مدنی، کراچی

حوالہ: مواعظ اختر نمبر ٤٠، انجام عشق مجازی